فرائد الانوار
ملنے کا پتہ
کتب خانہ مہریہ بابر ہوٹل کچہری روڈ ملتان
قیمت ۱ انے

آفاق ہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری
امیر خسروؒ

فرائد النوریہ

در

نعتِ رسولِ مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

نعتیہ کلام و سلام اور مناقب بزرگانِ دین کا مجموعہ

ملنے کا مجموعہ

کتب خانہ مہریہ نزد بابر ہوٹل کچہری روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

از خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ

چوں من پُر جرم عصیانم توئی غفّار یا اللہ
چوں من با عیب و نقصانم توئی ستّار یا اللہ

بخوابِ مستی و غفلت سر تا پا گناہ گارم
بذکرِ طاعتِ خود کن مرا بیدار یا اللہ

چنیں کز فعل زشت من خلائق جملہ بیزارند
تو با ما باش خوشنود و مشو بیزار یا اللہ

چناں کن از کرم بر من بنائے توبہ مستحکم
کہ رانم بر زباں ہر لحظہ استغفار یا اللہ

چناں کن از کرم در دل بحقِ احمدِ مرسل
عذابِ مرگ چوں گردد مرا دشوار یا اللہ

نیامد در وجود من زنیکی ہیچ کردارے
بہ شمشار بر من عاصیٔ بد کردار یا اللہ

رود ہر لحظہ در طاعت دلِ من جانبِ دیگر
چنیں وسواس شیطانی ز من بردار یا اللہ

چوں گور تیرہ تر وحشت نماید بر من مجرم
بشمع مغفرت گرداں پر از انوار یا اللہ

معین الدین عاصی را کہ می نالد بصد زاری
گناہم بخش ایماں را سلامت دار یا اللہ

نعت شریف

از حضور پر نور عاشقِ رسول سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ گولڑہ شریف

اَج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے

لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے
اَج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

الطَّیفُ سریٰ من طلعتہٖ
وَالشَّذُ وُبَدَا مِنْ وَفْرَتہٖ

فَسَکَرْتُ ھُنَا مِنْ نَظْرَتہٖ
نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں

مکھ چند بدر شعشانی اے | متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے | مخمور اکھیں ہن مد بھریاں
دو ابرو قوس مثال دِسن | جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن
لباں سرخ آکھاں کہ لعل یمن | چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں
اِس صورت نوں میں جان آکھاں | جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں | جس شان توں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں | بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسے اس مورت تھیں | وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
دسے صورت راہ بے صورت دا | توبہ راہ کہ عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سوجھت دا | کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہا صورت شالا پیش نظر | رہے وقت نزع تے روز حشر
وچ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گذر | سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
یعطیک ربک داس تساں | فترضیٰ تھیں پوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں | والشفع تشفع صحیح پڑھیاں
لاہو مکھ توں مخطط برد یمن | من بھا نوری جھلک دکھاؤ سجن

اُوہا مِٹھیاں گالیں اَلاؤ مِٹھن — جو حمرا وادی سَن کریاں

حجرے تھیں مسجد آؤ ڈھولن — نُوری جھات دے کارن سارے سِکن

دو جگ اکھیں راہ دا فرش کرن — سب اِنس و ملک حُوراں پریاں

اِنہاں سِکدیاں تے گُرلاندیاں تے — لکھ واری صدقے جاندیاں تے

اتے بردیاں مُفت وکاندیاں تے — شالا آون وت بھی اوہ گھڑیاں

سُبحان اللہ ما اجملک — ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا — گستاخ اکھیں کتھے جا اَڑیاں

جس سمت اشارے ہوتے ہیں

سرکارِ دو عالم کے دیکھو ہر سمت نظارے ہوتے ہیں

کونین اُدھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

مہتاب کے ٹکڑے ہوتے ہیں سُورج بھی اُلٹا پھرتا ہے

جس وقت مدینہ والے کی انگلی کے اشارے ہوتے ہیں

لوٹا نہ کوئی در سے خالی مانگا جو کسی نے مِل ہی گیا

وہ در ہے نبی کا جس در پر منگتوں کے گذارے ہوتے ہیں

یہ کعبہ نہیں، یہ طور نہیں یہ در ہے رسولِ اکرم کا

اس خاک کے ذرّوں پر صدقے مہتاب ستارے ہوتے ہیں

دربارِ نبیؐ میں اے مسلم ہم کو بھی خدا پہنچا دے

سنتے ہیں وہاں پر بندوں کو مولیٰ کے نظارے ہوتے ہیں

لوری

اللہُ اللہُ لا اِلٰہ اِلّا ھُو

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار

پڑھتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم آج در و دیوار

نبی جی اللہُ اللہُ لا اِلٰہ الّا ھُو

بارہ ربیع الاوّل کو وہ آیا دُرِّ یتیم

ماہِ نبوّت مہرِ رسالت صاحبِ خُلقِ عظیم

نبی جی اللہُ اللہُ لا اِلٰہ اِلّا ھُو

آیا دالی دوجگ کا اور اللہ کا مقبول
شافعِ محشر ساقیِ کوثر پیارا محمد رسول
نبی جی، اللہ اللہ لا الٰہ اِلّا ھُو

حامد و محمود اور محمّد دو جگ کا سردار
جان سے پیارا، راج دُلارا، رحمت کی سرکار
نبی جی، اللہ اللہ لا الٰہ اِلّا ھُو

یٰس و طٰہٰ کملی والا قرآں کی تفسیر
حاضر و ناظر، شاہد و قاسم اور سراج مُنیر
نبی جی، اللہ اللہ لا الٰہ اِلّا ھُو

اوّل و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
نبی جی، اللہ اللہ لا الٰہ اِلّا ھُو

دردمندوں کی سُننے والا بے کس کا غمخوار
دُکھیا دلوں کا سہارا ہے وہ حامی روزِ شمار
نبی جی۔ اللہ اللہ لا الٰہ اِلّا ھُو

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ! بڑے حلم والے کو لائی حلیمہ!

بلا دین و دُنیا کا سردار تجھ کو تری بات حق نے بنائی حلیمہ!

عجب تُو نے توقیر پائی حلیمہ! کہ ہے تُو محمدؐ کی دائی حلیمہ!

یہ حلم و ثواب ان کے حصّہ میں آیا کھلائی تُو یہ ہے دائی حلیمہ

بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے گُلِ ہاشمی چُن کے لائی حلیمہ

عجب تُو نے توقیر پائی حلیمہ، کہ ہے تُو محمدؐ کی دائی حلیمہ!

وہ اللہ والا تری گود میں ہے ثنا خواں ہے جس کی خدائی حلیمہ

دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت عجب روشنی تُو نے پائی حلیمہ

عجب تُو نے توقیر پائی حلیمہ، کہ ہے تُو محمدؐ کی دائی حلیمہ!

بنی سعد کی عورتوں کو حسد ہے بڑی دولتیں لُوٹ لائی حلیمہ!

جو حُور و ملک کو میسّر نہیں ہے وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہ!

عجب تُو نے توقیر پائی حلیمہ، کہ ہے تُو محمدؐ کی دائی حلیمہ!

تری گود میں وہ گُلِ مطلب ہے! کہ طالب ہے جس کی خدائی حلیمہ!

نبی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی بڑی کی یہ تُو نے کمائی حلیمہ!

عجب تُو نے توقیر پائی حلیمہ، کہ ہے تُو محمدؐ کی دائی حلیمہ!

نبی جب محمدؐ کی دائی حلیمہ! ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر

عجب تُو نے توقیر پائی حلیمہ، کہ ہے تُو محمدؐ کی دائی حلیمہ!

نعت شریف

اگر دل میں عشقِ محمدؐ نہیں ہے تو کعبہ کو جانے کی کوشش نہ کرنا

درِ مصطفےٰؐ سے تعلق نہیں ہے نصیب آزمانے کی کوشش نہ کرنا

نمازِ محبّت نیازِ خدا ہے وہ سجدہ ہی کیا سر جو جھک کر اُٹھا ہے

اگر تم میں جذبۂ حسینی نہیں ہے تو سر کو جھکانے کی کوشش نہ کرنا

محمدؐ کا غم دو جہاں کی خوشی ہے، یہی زندگی ہے یہی بندگی ہے

درِ مصطفےٰؐ سے تعلق نہیں ہے، غمِ دل سُنانے کی کوشش نہ کرنا

اگر حُورِ جنّت کی دل میں بسی ہے، عبادت نہیں یہ تو سوداگری ہے

یہی ہے عبادت اگرچہ اے زاہد تو تسبیح ہلانے کی کوشش نہ کرنا

خداوند کی جستجو کرنے والے، بوقتِ تہجّد وضو کرنے والے

اگر دُور تُو ہے محمدؐ کے در سے خدا کو منانے کی کوشش نہ کرنا

اے مستقیم ہر اک ولی کہہ رہا ہے، محمّد کا ملنا وصالِ خدا ہے
اگر اس پہ ایمان رکھتا نہیں ہے تو جنّت میں جانے کی کوشش نہ کرنا

بگڑے ہوؤں کو کس نے سنوارا ترے بغیر ٭ ڈوبے ہوؤں کو کس نے اُبھارا ترے بغیر
اِک ایک کر کے دیکھ لیے چارہ گر، مگر ٭ کیا ہو گا تیرے درد کا چارا ترے بغیر
آخر کہیں تو کس سے کہیں داستانِ غم ٭ دُنیا میں ہے بھی کون ہمارا ترے بغیر
گر راحتوں میں یاد تری حرزِ جاں رہی ٭ مشکل میں ہم نے کس کو پکارا ترے بغیر
ہر جزوِ کائنات کو ہے تیری احتیاج ٭ ہوتا نہیں کسی کا گذارا ترے بغیر
انسانیت کو درس ملا تیری ذات سے ٭ بے نور تھا خرد کا ستارا ترے بغیر
اہلِ عمل تو دادِ عمل سے ہیں مطمئن ٭ اعظمؔ کو کون دے گا سہارا ترے بغیر

بشر نورِ ربّ العلیٰ بن کے آیا ٭ نئے رنگ میں جا بجا بن کے آیا
کہیں لالہ و گُل کہیں چاند سُورج ٭ تجلّائے ارض و سما بن کے آیا
کہیں انبیاء بن کے شکلیں دکھائیں ٭ کہیں صورتِ اولیاء بن کے آیا
کبھی شکلِ موسیٰ کبھی شکلِ عیسیٰ ٭ کبھی یوسفِ مہ لقا بن کے آیا

کبھی بن کے مجنوں پھرا کوہ و صحرا — کبھی لیلیٰ دل رُبا بن کے آیا
ہے تیرے بدلنے میں کیا کیا بناوٹ — جو بدلا نئی شان کا بن کے آیا
بڑے کھیل کھیلے بہت رُوپ بدلے — زمانے میں بہرُوپیا بن کے آیا
کیا عاشقوں کو گرفتارِ گیسُو — حسینوں کی بانکی ادا بن کے آیا
اگر لہر آئی بنا شکلِ گوہر — جو موج آ گئی بُلبُلا بن کے آیا
کیا بُلبُلوں کو اسیرِ محبّت — چمن میں گُلِ خوشنما بن کے آیا
بہت گُل کھِلے ہیں مگر اس چمن میں — بہار آئی جب مصطفےٰ بن کے آیا
بنے اولیاء انبیاء سب براتی — جب دولہا حبیبِ خدا بن کے آیا
محبّت کی میراث اکبرؔ کو بخشی — کہ جو وارثِ حق نما بن کے آیا

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں — لئے ہوئے تو دلِ بیقرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنّا کی لاج بھی رکھنا — ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں
کھلا دو غنچۂ دل صدقہ بادِ دامن کا — اُمیدوارِ نسیمِ بہار ہم بھی ہیں
تمہاری اک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے — پڑے ہوئے سرِ رہ گزار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور — تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

یہ کس شہنشہِ والا کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

حسنؔ ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہیں کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

بندھ گئی تیری ہوا ساوہ میں خاک اُڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا

مومن اُن کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا
کافر اُن سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ ہشیار ہوں
پاؤں جب طوفِ حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

رحمۃ للعالمیں آفت میں ہوں کیسی کروں
میرے مولا میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتہ منہ پھر گیا

یوں جنابِ بو ہریرہ تھا وہ کیسا جامِ شیر
جس سے ستّر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیّب و طاہر گیا

اللہ اللہ یہ علوِ خاصِ عبدیتِ رضاؔ
بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے اُن کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا آخر گیا

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آ گئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پُر خار بادیے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا ‏ رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا ‏ دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم

جس سمت آ گئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ‏ جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو ‏ شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات ‏ ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر ‏ امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ‏ صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر ‏ سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن ‏ دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں ‏ عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں ‏ ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رلائے ‏ چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں — ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط — آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے — مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت! — بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے — غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ — مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو — کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانا

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا! — ارے سر کا موقع ہے

چل اُٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر — درِ جود اے مد

نرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں — ہیں منکر

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا!
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے

عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آ گیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے

تجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

شانِ خدا نہ ساتھ دے ان کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تا زمیں جسے نرم سی اک اڑان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

بارِ جلال اُٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہُوا	یوں تو یہ ماہِ سبز رنگ نظروں میں دھان پان ہے

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسولِ حشم، تمامِ امم، غلامِ کرم

وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی و مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی!

عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے!

اصالتِ کُل امامتِ کُل سیادتِ کُل امارتِ کُل

حکومتِ کُل ولایتِ کُل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک تمہاری مہک

زمین و فلک سماک و سمک ہیں سکہ نشاں تمہارے لئے

وہ کنزِ نہاں یہ نورِ فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزمِ فکاں

یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہورِ نہاں قیامِ جہاں رکوعِ مہاں سجودِ شہاں!

نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر

یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکمِ رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کیئے کہ نام لئے زمانہ جیئے

جہاں نے لیئے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحابِ کرم روانہ کئے کہ آبِ نعیم زمانہ پیئے

جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ سترِ بداماں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ — پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے — توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن — مریض درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

نرفتم راہ بینایاں فتادم در چہ عصیاں — بیا اے حبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ بر سر بلا بارد دلم درد ہوا دارد — کہ داند جز تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر رانی دگر خوانی غلامم انت سلطانی — دگر چیزے نمیدانم اغثنی یا رسول اللہ

بکہف رحمتم پرور ز قطمیرم منہ کمتر — سگ درگاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد — مدد اے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ

چو مرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں زد (سوزد) — نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ

چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد — بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

پدر را نفرتے آید پسر را وحشتے افزاید — تو گیرے زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ

عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من — دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گدائے آمدہ اے سلطاں بامیدِ کرم نالاں — تہی داماں بگردانم اغثنی یارسول اللہ
اگر میرانیم از در ہمن بنما درے دیگر — کجا نالم کرا خوانم اغثنی یارسول اللہ
گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ — شکستم رنگ سامانم اغثنی یارسول اللہ

رضائیت سائلِ بے پر تو ئی سلطان لا انتہر
شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یارسول اللہ

دُولہا

از محمد اعظم چشتی

اُدھر الحاد بے دینی اِدھر ایمان کی دولت
اُدھر مادہ پرستی اور اِدھر قرآن کی دولت

اُدھر روٹی کے دو ٹکڑے ہے فقط ناموس کی قیمت
اِدھر فکرِ شکم معیوب فاقوں کے عوض جنّت

اُدھر مشقِ جہاں سوزی فسوں سازی فسوں کاری
اِدھر عشقِ خدا جوئی خدایابی نگوں ساری

اُدھر تہذیبِ انسانی کی ہر سُو چاک دامانی
اِدھر غیرت حمیّت پردہ داری پاکدامانی

اُدھر محسن کشی، احساں فراموشی، جفاکاری
اِدھر احسان مندی، خود فراموشی، رواداری

اُدھر ثروت نوازی، بے رُخی، بے رحم سرداری
اِدھر بندہ نوازی عدلِ فاروقی، وفاداری

اُدھر نفسانیت، بے صبر زرکوشی، جہانگیری
اِدھر انسانیت، صبر و رضا، افکارِ شبّیری

اُدھر تخلیق افکارِ پریشاں کی فراوانی
اِدھر دینِ خلیل اللہ کی تعلیم روحانی

اُدھر احکامِ شاہانِ جہاں آوارۂ عالم
اِدھر ارشادِ مختارِ دو عالم ہادیِ اعظم

اُدھر قلب و نظر محروم جلوہ ہائے خلّاقی
اِدھر ہر وقت چشمِ بندگی کی سیر آفاقی

خدا لگتی کہو اے ہم نشینو! کس طرف جاؤں؟

نعت شریف

از سیّد ظہور شاہ صاحب بخاری جلالپور جٹاں ضلع گجرات

وردِ زباں یہ رکھ دیا صلِّ علیٰ محمدؐ — عقدہ کشا ہے یہ دعا صلِّ علیٰ محمدؐ

کس کی مجال دم بھر صفتِ رسولؐ کی کرے — جس پہ خدا نے خود کہا صلِّ علیٰ محمدؐ

شکرِ خدا محمدی ہم کو بنایا امّتی — کس کو ملا یہ مرتبہ صلِّ علیٰ محمدؐ

دل کی سیاہی دور ہو سینہ صفا پُر نور ہو — جس کا وظیفہ ہو گیا صلِّ علیٰ محمدؐ

ہوویگا جس گھڑی حساب پیش کروں گا میں شتاب — عشقِ جناب مصطفیٰ صلِّ علیٰ محمدؐ

بعد از خدا بزرگ تو قصہ یہی ہے مختصر — بے شک محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ محمدؐ

چشمِ حیا تھی آپکی ایسی کہ خود حیا نے دیکھ — پردے میں منہ چھپا لیا صلِّ علیٰ محمدؐ

جلوۂ روئے پاک میں نورِ خدا کا تھا ظہور — جس نے کہ دیکھا خوش ہوا صلِّ علیٰ محمدؐ

عطر و گلاب سے منہ کو دھو حبِ نبی کو دل میں بو — ہر دم زباں سے یہ پکا صلِّ علیٰ محمدؐ

تحفہ بروحِ مصطفیٰ کون نہیں ہے بھیجتا — جبکہ خدا نے خود کہا صلِّ علیٰ محمدؐ

پہنچے جنابِ مصطفیٰ جبکہ باوجِ ماطغیٰ — عرش سے آئی یہ ندا صلِّ علیٰ محمدؐ

جن و بشر کا ورد ہے اہلِ نظر کا ورد ہے — شمس و قمر کی ہے صدا صلِّ علیٰ محمدؐ

ہم کو خدا کی آس ہے ختم رُسل کا پاس ہے — سُن لو یہ کلمہ بر ملا صلِّ علیٰ محمد

عاجز ظہور بلا کہتا ہے مجھ کو خوف کیا — وِردِ وظیفہ ہے مرا صلِّ علیٰ محمد

درود شریف

صَلِّ علیٰ نبیّنا صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ

صَلِّ علیٰ حبیبنا صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ

صَلِّ علیٰ شفیعنا صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ

صَلِّ علیٰ رسولنا صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ

صَلِّ علیٰ رحیمنا صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ

صَلِّ علیٰ کریمنا صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ

دُعا دفعیہ وبا:

لِی خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَآءِ الْحَاطِمَة

اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَة۔

مختصر کلمہ شریف

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایہو افضل ذکر پچھان دِلا — آیا وِچ حدیث بیان دِلا
ایہو مطلب خاص قرآن دِلا — کہو لا الٰہ الا اللہ

اِک پاک خدا نُوں جان میاں — رکھ شرکوں پاک ایمان میاں
تاں ہوویں تُوں مسلمان میاں — کہو لا الٰہ الا اللہ

جدوں وقت الستی پیتا سی — جدوں زہر ہجر دا پیتا سی
ایہو قول پکیرا کیتا سی — کہو لا الٰہ الا اللہ

اُٹھ غافلا چڑیاں بولدیاں — پیاں نام اللہ دا رولدیاں
سُتیاں اُٹھ گیاں تیرے کولدیاں — کہو لا الٰہ الا اللہ

سر صدقے کلمے والے توں — اس اُمت دے رکھوالے توں
نبی نوری تاجاں والے توں — کہو لا الٰہ الا اللہ

جد آئے شاہ لولاک میاں — پائی بُتاں دے سر خاک میاں
پڑھ کلمہ طیب پاک میاں — کہو لا الٰہ الا اللہ

اوہ ذات مبارک عالی اے — جو نبیاں وِچ نرالی اے
اوہدی سوہنی کملی کالی اے — کہو لا الہ الا اللہ

جائیں قاصدا شہر مدینے نوں — آکھیں دلبر لعل نگینے نوں
سَد اپنے پاس کمینے نوں — کہو لا الہ الا اللہ

سوہنا گنبد سبز سُہاوے نی — پیا دوروں نظری آوے نی
دیکھ عاشق صدقے جاوے نی — کہو لا الہ الا اللہ

چُم روضے پاک دی جالی نوں — ہیں آکھاں اپنے والی نوں
گل لائیں ہیں بد حالی نوں — کہو لا الہ الا اللہ

ربّا روشن کر میرے سینے نوں — کدی لے چل شہر مدینے نوں
میلیں پاک رسُول نگینے نوں — کہو لا الہ الا اللہ

تکّاں حضرت دی اسواری نوں — کدی آ مِل اوگن ہاری نوں
دیویں پاک جمال بیچاری نوں — کہو لا الہ الا اللہ

سوہنا دیہہ دا گول چن چہرا ای — متھے صلِّ علیٰ دا سِہرا ای
پایا کالیاں زُلفاں گھیرا ای — کہو لا الہ الا اللہ

کُل اصحاب نبی دے پیارے نی — جنہاں تن من اپنے وارے نی

بھڑ دشمن سارے مارے نی ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

ایس کلمے دے راز نیارے نی ۔ حق یار نبی دے چارے نی

جنہاں دین پچھے سر وارے نی ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

کی صفت کراں چوہنہ یاراں دی ۔ انہاں رب دیاں دلداراں دی

جیہڑا منکر لائق ناراں دی ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

پڑھ سورت فتح قرآن میاں ۔ آئی چوہاں دے وچ شان میاں

لکھیا وار و وار بیان میاں ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

لیغیظ[1] قرآن وچہ پڑھ پیارے ۔ ذرا نظر انصاف دی کر پیارے

کٹی شیعاں دی اس نے جڑ پیارے ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

ایہو فتویٰ خاص قرآن میاں ۔ منکر چوہاں دا کافر جان میاں

کیا سوہنا صاف بیان میاں ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

جیہڑا چوہاں یار اندا یار نہیں ۔ اوہدا پنجتن نال پیار نہیں

اوہدے کلمے تے اعتبار نہیں ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

بنیں چوہاں دا تابعدار میاں ۔ چوہاں باجھ نہ چڑھسیں پار میاں

کہیا پاک نبی سچ یار میاں ۔ کہو لا الٰہ الا اللہ

---

[1] لیغیظ بہم الکفار

پہلا یار صدیقؓ نبی دا تی — چڈھا سوہنا پاک عقیدہ نی

اوہ تے سوہرا خاص نبی دا نی — کہو لا الٰہ الا اللہ

دُوجا یار ہے عمرؓ بہادر نی — جس تے راضی ہے رب قادر نی

اوہ کُل دُنیا تے جابر نی — کہو لا الٰہ الا اللہ

تریجھا یار غنی عثمانؓ میاں — جس کیتا جمع قرآن میاں

اوہدی صفت کرے رحمان میاں — کہو لا الٰہ الا اللہ

چوتھا شاہ کرم اللہ حیدرؓ تی — جس دے سر پہ نُوری چادر نی

جس فتح کیتا دَرہ خیبر نی — کہو لا الٰہ الا اللہ

جیہڑا اگلہ کرے چوہواں یاراں دا — اوہ مُنکر پنجاں تے بارہاں دا

ہوسی لائق دوزخ دیاں ناراں دا — کہو لا الٰہ الا اللہ

ہور صدقے ہو وال آل میاں — جیہڑے نُور نبی دے لال میاں

میرا ہے ہونت خیال میاں — کہو لا الٰہ الا اللہ

دیکھو شاہ حسینؓ پیارے نے — اس نُوری نبی دے تارے نے

وچہ کربل فرض گذارے نے — کہو لا الٰہ الا اللہ

داں رب دے نال لگایا سی — سر سجدے وچ کٹایا سی

اتے اُمّت نوں بخشایا سی — کہو لا الٰہ الا اللہ

رب نال لگا کے یاری جی — نہ شاہ پھیر وِساری جی

سر دے کے اُمّت تاری جی — کہو لا الٰہ الا اللہ

گھر بار بھی شاہ لُٹایا سی — اکھیں وِہندیاں پُت کُہایا سی

پر عشق توں داغ نہ لایا سی — کہو لا الٰہ الا اللہ

جد دُشمن تیر چلاندے سن — اتے ظالم ظُلم کماندے سن

شاہ اُمّت دا غم کھاندے سن — کہو لا الٰہ الا اللہ

واہ سیّد اُچّی ذات تیری — ڈاڈھی درد بھری ہر بات تیری

لئی کربل نہ کسے وات تیری — کہو لا الٰہ الا اللہ

ہیں صدقے ایس گھرانے توں — واری جاواں دادے نانے توں

نہ ہُندی صفت زمانے توں — کہو لا الٰہ الا اللہ

پڑھ کلمہ پاک شریعت دا — پھڑ کامل پیر طریقت دا

جیہڑا دَسے راہ حقیقت دا — کہو لا الٰہ الا اللہ

کر بیعت کامل پیراں دی — لڑ پھڑ جا دامنگیراں دی

چھڈ مجلس ہور شریراں دی — کہو لا الٰہ الا اللہ

کر بیعت سُنّت جان میاں — نہ کریں توں عمر ویران میاں
تیرا ساتھی بُرا شیطان میاں — کہو لا الٰہ الا اللہ
ایہہ بیعت سخت ضروری آ — بناں مُرشد نا منظوری آ
بناں پیر نہ پوندی پوری آ — کہو لا الٰہ الا اللہ
بناں مُرشد ذکر نہ چلدے نی — کھوہ جُتّے باجھ نہ ہلدے نی
بناں تیل نہ ڈِیوے بلدے نی — کہو لا الٰہ الا اللہ
بناں پیر نہ عُقدے کھلدے نی — مِٹھے باجھ نہ شربت گھُلدے نی
مینہاں باجھ نہ بُوٹے پھلدے نی — کہو لا الٰہ الا اللہ
ایہہ کلمہ خاص فنا شیر والا — ایہہ مِٹھا سوہناں شیر والا
ایہہ دسیا کامِل پیر والا — کہو لا الٰہ الا اللہ
اس کلمے دے راز نیارے نے — اس ڈبے دے بڑے تالے نے
سانوں دسیا پیر پیارے نے — کہو لا الٰہ الا اللہ
پڑھ کلمہ کر کے ہوش میاں — مارے رحمت رب دی جوش میاں
کیوں بیٹھے ہو خاموش میاں — کہو لا الٰہ الا اللہ
جیہڑا کلمہ[1] پڑھدیاں ہڑدا ئی — گویا رب دے نال جھگڑدا ئی

---

[1] ذکر بعد نماز فجر

اوہ وچ گمراہی مَردائی	کہو لا الٰہ الا اللہ
اوہ کی جانن کلمے دی شان میاں	جیہڑے پھس گئے جال شیطان میاں
اوہ ڈھندے نت حیران میاں	کہو لا الٰہ الا اللہ
کیسے بیٹھ نہ ایتھے رہنائی	وس نال خدا دے پیتائی
اساں وزنہ تینوں کہنائی	کہو لا الٰہ الا اللہ
ایہہ کلمہ نُور و نُور میاں	کرے عیب کفر سب دُور میاں
سوہنا ڈسیا ورد ظہور میاں	کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نغماتِ معراجیہ

مصطفےٰ میہماں آج کی رات ہیں!

بزمِ اسرا میں کہتے تھے رُوح الامیں	وجد میں کیوں نہ جھومے یہ عرش بریں
ہجر سے جس کے رہتا تھا ہر دم حزیں	آج وہ مہ لقا ہوں گے اس کے قریں

مصطفےٰ میہماں آج کی رات ہیں!

نغمہ زن طائرانِ بہشتی یہ تھا — کیوں نہ چمکے ستارہ مرے بخت کا
جس کی خاطر جہاں کو سنوارا گیا — اس میں صد شان سے ہو گئے قبلہ نما

مصطفےٰ میہماں آج کی رات ہیں

باغِ فردوس میں بلبلِ خوش بیاں — گا رہی نغمیں یہی مست ہو کر وہاں
صرف بلبل نہیں بلکہ سارا جہاں — پڑھ رہا تھا خوشی سے یہی داستاں

مصطفےٰ میہماں آج کی رات ہیں

عرش سے فرش تک شور برپا یہ تھا — میری قسمت کا پھر آج دن ہے پھرا
آدم و موسیٰ، عیسیٰ سبھی انبیاء — آسماں پر صدا اُن کی تھی مرحبا

مصطفےٰ میہماں آج کی رات ہیں

سدرۃ المنتہیٰ میں گئے جب نبی — ہنس کے بولے یہ جبریل، قسمت مری
آج پوری ہوئی آرزوئے دلی — کیوں نہ گھر ہو مرا خانۂ خسروی

مصطفےٰ میہماں آج کی رات ہیں

خاص قربِ الٰہی میں بیٹھے ہوئے — خلعہ شانِ محبوبی پہنے ہوئے
تاج سر پر شفاعت کا رکھے ہوئے — اُمتی اُمتی حق سے کہتے ہوئے

مصطفےٰ میہماں آج کی رات ہیں

جس کے صدقے میں دُنیا بنائی گئی زلف سے جس کی دُنیا بسائی گئی

جشن معراج میں اس کے سید حزیں آسماں پہ بھی نعت گائی گئی

مصطفٰے امیہماں آج کی رات ہیں!

اَج ماہی میرا عرش اُتے معراج مناون چلیا اے

اس سُتی ہوئی اُمّت دی قسمت نوں جگاون چلیا اے

اللہ نوں اپنی اُمّت دے دُکھ درد سُناون چلیا اے

نالے دید دے پیاسے عرشیاں نوں دیدار کراون چلیا اے

اوہ محرم راز حقیقت دا سر پہن کے تاج شفاعت دا

اَج دا نور راتیں بن ٹھن کے اُمّت بخشاون چلیا اے

او تھے طور دے اُتے موسٰی نوں سی حکم نعلین اتارن دا

ایتھے جوڑیاں نال حبیب ساڈا اَج عرش سجاون چلیا اے

جنھوں لوکی خاکی آکھدے سن جنھوں اینا ورگا جاندے سن

اوہ خاکی دیکھو نُوریاں نوں اَج سبق پڑھاون چلیا اے

اعظم معراج بہانہ اے دراصل اے والی عرشاں دا

دو نہہ نوراں نوں اک جا کر کے اج ڈوئی مٹاون چلیا اے

ایڑی مبارک

از جناب مولوی اختر رضا خاں صاحب اختر رضوی

عرش پر ہیں اُن کی ہر سو جلوہ گستر ایڑیاں
گہ تشکلِ بدر ہیں، گہ مہرِ انور ایڑیاں

مَیں فدا، کیا خوب ہیں تسکینِ مضطر ایڑیاں
روتی صُورت کو ہنسا دیتی ہیں اکثر ایڑیاں

دافعِ ہر کرب و آفت ہیں وہ یاور ایڑیاں
بندۂ عاصی پہ رحمت بندہ پرور ایڑیاں

غنچۂ امیداں کی دید سے ہو گا کبھی
پھُول کہ ہیں اب نظر میں ان کی خوشتر ایڑیاں

نُور کے ٹکڑوں پہ ان کے بدر و اختر بھی فدا
مرحبا کتنی ہیں پیاری ان کی دلبر ایڑیاں

یا خدا تا وقت نزع جلوہ افگن ہی رہیں
آسمانِ نور کی وہ شمس اظہر ایڑیاں

ان کی رفعت واہ واہ کیا بات، اختر دیکھ لو
عرش اعظم پر بھی پہنچیں ان کی برتر ایڑیاں

قصیدۂ نور کے چند اشعار

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا ✽ صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا ✽ مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا ✽ بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا ✽ نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا ✽ دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا ✽ سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
تو ہے سایہ نور کا، ہر عضو ٹکڑا نور کا ✽ سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا ✽ تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا ؛ تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ؛ ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا ؛ اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں ؛ کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک ؛ حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں ؛ خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

کٓ گیسو ہٰ دہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ صٓ ؛ کٓھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے ؛ ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

سلام

فجاء محمد بشیراً نذیراً ؛ فصلوا علیہ کثیراً کثیراً

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰۃ اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے ؛ دو جہاں کے راج والے

عرش کے معراج والے ؛ عاصیوں کی لاج والے

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک

پوری یا رب یہ دعاء کر ۞ ہم درِ مولیٰ پہ جا کر

پہلے کچھ نعتیں سُنا کر ۞ یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک

جان کر کافی سہارا ۞ لے لیا ہے در تمہارا

خلق کے وارث خدارا ۞ لو سلام اب تو ہمارا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک

دُور ہے غم کا کنارا ۞ سرورِ عالم خدارا

دیجئے جلدی سہارا ۞ پار ہو بیڑا ہمارا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک

نُورِ رب العالمین ہو ۞ جلوہ حق الیقین ہو

سرورِ دُنیا و دین ہو ۞ دل ہیں آنکھوں میں مکیں ہو

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک

کون ہے تمہارا ثانی ۞ تم ہو بخشش کی نشانی

ہم پہ کیجئے مہربانی ۞ صلوات اللہ علیک

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک

تم ہو رب ہے رب تمہارا ٭ تم پہ رب نے قرآن اُتارا

آپ کا جہاں ہے سارا ٭ صلوٰت اللہ علیک

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوٰت اللہ علیک

حشر میں ہو جب کہ آنا ٭ تو ہمیں نہ بھول جانا

ہم کو دوزخ سے بچانا ٭ صلوٰت اللہ علیک

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک

حافظِ غریب کم تر ٭ ہند میں بہت ہے مضطر

یا نبی بُلا لو در پر ٭ صلوٰت اللہ علیک

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک

عاشق مائل کی سُن لو ٭ یا نبی محفل کی سُن لو

سامعین کے دل کی سُن لو ٭ اکبرِ بسمل کی سُن لو

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک

واسطہ آلِ عبا کا ٭ صدقہ خیر النساء کا

اور شہیدِ کربلا کا ٭ غم نہ ہو روزِ جزاء کا

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک

از طفیلِ غوثِ اعظمؓ ✽ بادشاہِ ہر دو عالم
صدقہ امامِ اعظمؓ ✽ دور ہوں سبھی رنج و غم

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک، یا حبیب سلام علیک، صلوات اللہ علیک

سلام

از اعلیحضرۃ فاضل بریلوی رضؓ

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم، تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریادرس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتّیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم — اِس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر — ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ، طیبہ طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسنِ مجتبیٰ سیّد الاسخیاء — راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی — چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہِ گل گوں قبا — بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ درجِ نجف مہرِ برجِ شرف — رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق — بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق، آرامِ جانِ نبی — اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام
سایۂ مصطفےٰ، مایۂ اصطفا — عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل — ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقیں سیّد المتقین! — چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمرؓ جس کے اعداء پہ شیدا سقر — اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ — تیغ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام
در منثور قرآں کی سلک بہی — زوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمانؓ صاحب قمیصِ ہُدیٰ — حلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰؓ شیرِ حق اشجع الاشجعیں — ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن — پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس مسلماںؓ نے دیکھا انہیں اک نظر — اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
باقی ساقیانِ شرابِ طہور — زینِؒ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام
شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ امامِ حنیفؒ — چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
غوثِ اعظمؒ امام التقیٰ و النقیٰ — جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
قطبِ ابدال و ارشاد و رشد الرشاد — محیِ دینؓ ملّت پہ لاکھوں سلام

لہ مراد صحابہ کرام ہیں!

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء — اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کی صورتیں درخشاں ہیں زین العبا — اس ساقی عشقِ وحدت پہ لاکھوں سلام
جس پہ رشک کرتے ہیں انبیاء شہداء — اس معینِ دین ملت پہ لاکھوں سلام
بے عتاب و عذاب و حساب و کتاب — تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

تضمین بر سلام اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

کے چند اشعار

از قلم مرغوب احمد صاحب اختر الحامدی

اخترِ برجِ رفعت پہ لاکھوں سلام — آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مجتبیٰ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام — مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

لہ حاشیہ صفحہ ۲۷ پر ملاحظہ ہو!

جس کے قدموں پہ سجدہ کریں جانور | منہ سے بولیں شجر دیں گواہی حجر
وہ ہیں محبوبِ ربِ مالکِ بحر و بر | صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر

نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

راز دارِ امورِ خفی و جلی | شافعِ ہر گنہ گار و ہر متقی
اولیں نورِ رب خاتمِ ہر نبی | انتہائے دوئی ابتدائے یکی

جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

راحتِ جانِ سلطانِ ہر دوسرا | نورِ چشمِ جنابِ حبیبِ خدا
عینِ لختِ دلِ سرورِ انبیاء | ابنِ بتولِ جگر پارۂ مصطفےٰ

حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

صادقہ، صالحہ، صائمہ، صابرہ | صاف دل، نیک خو، پارسا، شاکرہ
عابدہ، زاہدہ، ساجدہ، ذاکرہ | سیّدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

گوہرِ فاطمہؓ، مرکزِ اتقیاء | پسرِ مرتضیٰؓ مرجعِ اصفیاء
نورِ نورِ خدا، سرورِ اولیاء | حسنِؓ مجتبیٰ سیّد الاسخیاء

راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

خاص لعلِ صدف مہرِ برجِ شرف	ماہِ اوجِ سلف، مہرِ برجِ شرف
شانِ حیدرؓ بکف مہرِ برجِ شرف	درِّ درجِ نجف، مہرِ برجِ شرف

رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تابانِ عرشِ آستانِ نبیؐ	غمگسارِ نبی طیب دانِ نبیؐ
راحتِ قلب و روحِ رَوانِ نبیؐ	بنتِ صدیقؓ آرامِ جانِ نبیؐ

اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

قصرِ پاکِ خلافت کے رُکنِ رکیں	شاہ قوسین کے نائبِ اوّلیں
یارِ غارِ شہنشاہِ دُنیا و دیں	اصدق الصادقیں سیّد المتقیں

چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمرؓ وہ حبیبِ شہِ بحر و بر	وہ عمرؓ خاصۂ ہاشمی تاج ور
وہ عمرؓ کھل گئے جس پہ رحمت کے دَر	وہ عمرؓ جس کے اعداء پہ شیدا سقر

اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

گنجِ لطف و کرم ابرِ جود و عطا	حاتمِ دولت شاہِ ارض و سما
سرورِ اسخیا سیّد الاغنیاء	یعنی عثمانؓ صاحب قمیصِ ہدیٰ

حلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

افسرِ لشکرِ فاتحانِ زمن　　تیغ انا فتحنا ہے جوہر فگن
بازوئے مصطفیٰ پنجۂ پنج تن　　شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن

پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

عارفِ کاملانِ شرابِ طہور　　ہے نظر جن کی جانِ شرابِ طہور
ساقیِ عارفانِ شرابِ طہور　　باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور

زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

ساقیِ بزمِ میخانۂ اجتہاد　　روحِ صہبائے پیمانۂ اجتہاد
شانِ دربارِ شاہانۂ اجتہاد　　شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد

مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

انجمہائے درخشانِ حسنِ لطیف؛　　جن سے روشن ہوئے سینہائے کثیف
چار ارکانِ ایوانِ شرعِ شریف　　شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ، امام حنیفؒ

چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

ایسی برتر ہوئی گردنِ اولیاء　　اوج مہ پہ ہوئی گردنِ اولیاء
عرش پر سر ہوئی گردنِ اولیاء　　جس کی[1] منبر ہوئی گردنِ اولیاء

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

---

[1] حضرت غوث اعظم رضؓ

جس نے اجمیر کو فانوسِ عرفاں کیا جس کی چوکھٹ پہ شاہ و گدا جھک گیا
جس کی آمد سے ہند نے کلمہ پڑھا جس پہ رشک کرتے ہیں انبیاء شہداء

اس معینِ[1] دین ملت پہ لاکھوں سلام

ابرِ جود و عطا کس پہ برسا نہیں تیر الطف و کرم کس پہ دیکھا نہیں
کس جگہ اور کہاں تیرا قبضہ نہیں ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں

شاہ کی ساری امّت پہ لاکھوں سلام

مرشدی شاہ احمد رضا خاں رضا فیض یاب کمالات حسانؓ رضاؓ
ساتھ اختر بھی ہو زمزمہ خواں رضا جبکہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

لہ مشکوٰۃ شریف مطبوعہ نور محمد کراچی باب الحب فی اللہ و من اللہ صفحہ ۴۲۶ فصل ثانی بحوالہ ترمذی مذکور ہے "قال یقول اللہ تعالیٰ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَ الشُّهَدَآءُ۔ ترجمہ: فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے، فرماتا ہے رب العزۃ جل مجدہٗ جو لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں میری رضا کے لیے ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے، غبطہ

---

[1] خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ

(رشک) کریں گے ان پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَاھُمْ بِاَنْبِیَاءِ وَلَاشُھَدَاءِ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَآءُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ۔ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ رواہ ابوداؤد ورواہ فی شرح السنہ عن ابی مالک بلفظ المصابیح مع زوائد وکذا فی شعب الایمان۔

ترجمہ:۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایسے لوگ ہیں نہ تو وہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء غبطہ کریں گے ان لوگوں پر انبیاء اور شہداء قیامت کے دن اس مرتبہ کی وجہ سے جو رب العزت ان کو دے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسول اللہ ہمیں خبر دیجئے وہ کون سے لوگ ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا وہ ایسی قوم ہے جو محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے صرف رب العزت کی محبت کی وجہ سے نہ ان کا آپس میں رشتہ ہے اور نہ مال کے لین دین کا کوئی تعلق ہے۔ تحقیق قسم ہے اللہ کی۔ ان کے

چہرے منوّر ہوں گے اور وہ نُور کے منبر پر بیٹھیں گے، اور نہیں ڈریں گے جبکہ لوگوں کو ڈر ہوگا اور نہیں غمگین ہوں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں گے۔ اور پڑھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مذکورہ۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ اور صاحب ابوداؤد نے اپنی کتاب شرح سنہ میں ابی مالک سے مصابیح کے لفظوں میں کچھ زیادتی کرتے ہوئے اور اسی طرح سے شعب الایمان میں مذکور ہے۔

باب المناقب

منقبت اصدق الصادقین امیر المومنین سیّدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

از محمد حسین صاحب شاد لائلپور

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
کہ شاہوں کا شہنشاہ ہے گدا صدیق اکبر کا

شب ہجرت ملی شرفِ رفاقت سے سرافرازی
یقیں لکھتے تھے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

لٹایا بارہا سب مال و زر اسلام کی خاطر
نبی نے آزمایا حوصلہ صدیق اکبر کا

رضائے مصطفےٰ میں اور رضائے حق تعالیٰ میں
وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اولیا صدیق اکبر کا

رسولِ پاک نے بخشی خلافت اپنی امت کی
مبارک ہو! یہ عالی مرتبہ صدیق اکبر کا

بسایا رحمت اللعالمیں کے دائیں پہلو میں
خدا نے تا ابد راحت کدہ صدیق اکبر کا

نہیں ہے شادؔ کو اب پرسشِ اعمال کا خطرہ
کہ لایا حشر میں ہول آسرا صدیق اکبر کا

اہلِ شیعہ نے صحابہ کرام پر اعتراض کے طور پر یہ شعر کہا تھا ؎

چوں صحابہ حبِ دُنیا داشتند ؛ مصطفےٰ را بے کفن بگذاشتند (نعوذ باللہ)

ان کے جواب میں حافظ پیر بخش صاحب تونسوی نے یہ اشعار لکھے ؎

چوں صحابہ حبِ احمد داشتند تا لحد ہمراہیش نگزاشتند

فرخ آں پیرے کہ شد بخشش جواں — یافت جا در پہلوئے جانِ جہاں
چوں صدیقِ او بغار و یار شد — عاقبت او را رفیقِ قبر شد
صاحبش فرمود چوں پروردگار — ہست یار از غار تا دار القرار
واں دگر آمد مرادِ مصطفٰے — مظہرِ شانِ جلالِ کبریا
کشتِ ملت را وجودِ او بہار — لشکرِ اسلام را او شہسوار
روضۂ کو رشکِ عرشِ برتر ست — برج آں یک ماہ واں دو اختر ست
ایں مکانے نازک است از لامکاں — ہر زماں باشد طوافِ قدسیاں
آنکہ جائے یافت در پہلوئے دوست — بیگماں برتر ز جملہ جاہِ اوست
اے خوشا بختِ ابوبکر و عمر — گوہرِ مقصودِ خود ہر دو بہ بر
دوستاں را کرد یک جا خود خدا — کیست در عالم کہ گرداند جدا
ہر کہ از شانِ وزیراں آگاہ نیست — راہش اندر بارگاہِ شاہ نیست
سینۂ کز کینۂ پاکاں بسوخت — بالیقیں در شعلۂ نیراں بسوخت
ایں چنیں سینہ بباید کوفتن — باز در نارِ جہنم سوختن
کو رشد ذریتِ ابنِ سبا — کے ببیند شانِ خاصانِ خدا
شیراں گویند اے اہلِ زمیں — مہرلے نور است مارا تشنہ یقیں

حافظاً ہست ایں گروہِ بے ادب
قُل لہُم مُوتُوا علیکُم الغضب

منقبت مولیٰ علی شیرِ خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے بادشاہِ لافتیٰ مولیٰ علی مشکل کُشا
ہمراز محبوبِ خدا مولے علی مشکل کُشا!

کیا اصفیا کیا اذکیا، کیا اتقیا، کیا اولیار
ہے سب کا تم سے سلسلہ مولیٰ علی مشکل کُشا

شاہِ زمن کعبہ وطن اژدر فگن خیبر شکن
صد مرحبا صد مرحبا، مولیٰ علی مشکل کُشا

کیا شان ہے شانِ نبیؐ کیا آن ہے آنِ نبیؐ
کیا نام ہے نامِ خدا مولیٰ علی مشکل کُشا

نُورِ صمد شیرِ احد ماہِ شرف دُرِّ نجف
ابرِ کرم بحرِ سخا مولیٰ علی مشکل کُشا

تلوار دی اللہ نے دختر رسول اللہ نے
ٹھیرے نصیری کے خدا مولیٰ علی مشکل کشا

اس آنکھ سے جس آنکھ نے مخمور دو عالم کیئے
میری طرف بھی دیکھنا مولیٰ علی مشکل کشا

رد ہو گئی اس کی بلا جس نے عقیدت سے کہا
مشکل میں ہوں آجاؤ یا مولیٰ مشکل کشا

کب تک صعوبت میں رہوں کیتک یہ رنج و غم سہوں
آخر تو ہوں میں آپ کا مولیٰ علی مشکل کشا

بے بس کڑی منزل میں ہوں بیکس کڑی مشکل میں ہوں
کیجیئے مری امداد یا مولیٰ علی مشکل کشا

اکبرؔ جو چاہے مانگنا وارث کا دیدے واسطہ
پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولیٰ علی مشکل کشا

مدحت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

مرے حاجت روا مولیٰ علی ہیں ٭ مرے مشکل کشا مولیٰ علی ہیں

خدا نے جن کو تیغ لا فتا دی ؛ وہی شیرِ خدا مولیٰ علی ہیں
علی کی دید دیدِ مصطفےٰ ہے ؛ کہ نورِ مصطفےٰ مولیٰ علی ہیں
تلاطم کا مری کشتی کو کیا ڈر ؛ کہ اس کے ناخدا مولیٰ علی ہیں
نہ کیوں سجدے کروں میں اُن کے دَر پر ؛ کہ جانِ اولیا، مولیٰ علی ہیں
ولی ہو، غوث ہو، قطبِ جہاں ہو ؛ ہر اِک کے پیشوا مولیٰ علی ہیں
زمانہ کیوں نہ ان کے گیت گائے ؛ کہ سب کا مُدعا مولیٰ علی ہیں
میں کیوں غیروں کے در پر جاؤں اعظم ؛ مرے دُکھ کی دوا مولیٰ علی ہیں

منقبت سیدنا حسین علیہ السلام

جگر بندِ محبوبِ خیر الانام ؛ تقدس ہیں والا اللہ والا کلام
بنے دینِ حق کا سراپا پیام ؛ مقدس مطہر، امامِ ہمام

حسین ابنِ حیدر علیہ السلام

وہ کامیابی دکھاتے گئے ؛ سبق زندگی کا پڑھاتے گئے
رموزِ طریقت سکھاتے گئے ؛ وہ سردارِ اہلِ جناں نیک نام

حسین ابنِ حیدر علیہ السّلام

اُٹھا جبکہ طوفانِ اہلِ ہوا ٭ حبِ الحاد کا دَور دورہ ہُوا
دیا سر کٹا پر لیے حق بچا ٭ تمہی نے کیا دیں کا اونچا مقام

حسین ابنِ حیدر علیہ السّلام

تمہی قاطعِ عرقِ بیداد ہو ٭ تمہی لا الٰہ کی بنیاد ہو
تمہی پیکرِ رُشد و ارشاد ہو ٭ رہِ عشق کے پیشوا خوش خرام

حسین ابنِ حیدر علیہ السّلام

نہ چھوڑوں محبّت تمہاری کبھی ٭ مخالف ہو گرچہ زمانہ سبھی
گواہ ہے خدا و نبیؐ و علیؑ ٭ تمہارا حسنؔ ہے تمہارا غلام

حسین ابنِ حیدر علیہ السّلام[1]

بغداد کے مسافر

از اشرف عطا

میرا سلام لیے جا بغداد کے مسافر ٭ اتنا پیام لے جا بغداد کے مسافر

---

[1] لفظ علیہ السّلام کی تحقیق کے لئے رسالہ ازالۃ الخفاء مولوی حسن الدین مطالعہ فرمائیں قیمت ۲ر

جلوہ دکھائیں مجھ کو سرکارِ غوثِ اعظم

دیکھیں یہ میری آنکھیں دربارِ غوثِ اعظم

میرا دل و جگر ہے بیمارِ غوثِ اعظم

یارب نصیب میں ہو دیدارِ غوثِ اعظم

میرا سلام لے جا بغداد کے مسافر، اتنا پیام لے جا بغداد کے مسافر

دُنیا میں چل رہی ہیں الحاد کی ہوائیں

ہم بیکسانِ عالم سر کس جگہ چھپائیں

دل داغدار اپنا جا کر کسے دکھائیں

در چھوڑ کر تمہارا کس در پہ اور جائیں

میرا سلام لے جا بغداد کے مسافر، اتنا پیام لے جا بغداد کے مسافر

طاقت نہیں کہ اپنا ہم بخت آزمائیں

اپنا غمِ جدائی جا کر کسے سُنائیں

پیغام بر! یہ کہنا اُن سے مجھے بلائیں

آتی ہیں یاد مجھ کو بغداد کی فضائیں

میرا سلام لے جا بغداد کے مسافر، اتنا پیام لے جا بغداد کے مسافر

کہنا بچشمِ پُرنم اُس مردِ باخدا سے
اُس دستگیرِ اعظم سلطانِ اصفیا سے
اس محرمِ حقیقت اس مردِ باصفا سے
چشمِ کرم ہے پھیری کیوں آپ نے عطا سے
میرا سلام لے جا بغداد کے مسافر، اتنا پیام لے جا بغداد کے مسافر

منقبت غوث الثقلین شہنشاہِ بغداد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

حق قادر قدرت سُبحانی، یا عبدالقادر جیلانی
جانِ محمدؐ لاثانی، یا عبدالقادر جیلانی
خورشیدِ ہدایت نخلِ علیؓ خوشبوئے حسنؓ زہراؓ کی کلی
انوار و رموزِ صمدانی، یا عبدالقادر جیلانی
گنجینۂ رحمت حق اللہ، اندازِ غنی سبحان اللہ
چوروں کو عطا کی سلطانی یا عبدالقادر جیلانی
افلاکِ طریقت بارِ کرم، مخمور نگاہیں حاصلِ دم

اخلاقِ حلیمی یزدانی، یا عبدالقادر جیلانی

انوارِ شریعت عکسِ نبی، احکام و علومِ دورِ علی

خوش چال و مقالِ رحمانی یا عبدالقادر جیلانی

رنگ روپ تو لی علوی چھبن، ماہتاب حسینی چرخ حسنؓ

سرتاج ولایتِ حقّانی، یا عبدالقادر جیلانی

ہر رنج و مصیبت زائل ہو، اللہ کی رحمت نازل ہو

لے نام جو غوثِ ربّانی، یا عبدالقادر جیلانی

لاریب محی الدین ولی، ہے تم سے سلامت اسلامی

اعجازِ کرامت ایمانی، یا عبدالقادر جیلانی

جاروب کشی میں ہیں حوریں کرتے ہیں درِ اقدس پہ ملک

قندیل چراغاں نورانی، یا عبدالقادر جیلانی

یٰسین کی نظروں میں ساقی ہو تیری تمنّا تو باقی

دے ساغرِ سبحان نورانی، یا عبدالقادر جیلانی

حق قادرِ قدرت سبحانی، یا عبدالقادر جیلانی

منقبت خواجۂ خواجگاں معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ

از حافظ پیر بخش صاحب تونسوی

اے معین الدین چشتی خسروِ ہندوستاں

سرفگندہ بر درِ تو کج کلاہانِ جہاں!

بہر پاکاں سُرمۂ ابصار شد خاکِ درت

روضہ ات سرچشمۂ انوار و فیضِ بیکراں

صاحبِ اکلیل و تختِ لازوال اے شہ توئی

پنجۂ اعداء شکستی زانکہ بے تیغ و سناں

تو پیام لا الٰہ در ملکِ ہند آوردۂ

تو دلانِ سنگ را چوں موم کردی بیگماں

ہر کہ آمد بر درِ تو گشت آخر شادکام

قلزمِ بخشش توئی اے دستگیرِ بیکساں

من فقیر و ناتوان و عاصی و ناکارہ خلق

تو سخی و باذل و جوّاد و سلطانِ جہاں

سوئے حافظ بہرِ حق چشمِ کرم اے سنجری
تو مگر دانی تہی دامن مرا از آستاں

دیگر

از جناب مولینا فریدؔ احمد وخامراد آبادی

سُلطانِ جہاں ولیوں کے ولی، اے خواجہ معین الدین ولی
محبوب خدائے لم یزلی، اے خواجہ معین الدین ولی
ہے نقش حفاظت نام ترا تعویذ مجھے یہ خُوب ملا
واللہ یہی ہے نادِ علی، اے خواجہ معین الدین ولی
تم سَروِ ریاضِ عزّ و شرف تم قمری باغ شاہِ نجف
ہے مثل زلف حسین زلف تری اے خواجہ معین الدین ولی
ﷲ خبر لو شاہِ جہاں، اب در سے تمہارے جاؤں کہاں
میں چھان پھرا ایک ایک گلی، اے خواجہ معین الدین ولی
اے نوحِ کرم چشتی بقیؔ دو پار لگا کشتی کو مری
طوفانِ بلا میں ڈوب چلی، اے خواجہ معین الدین ولی

ن - تم رنگ بہارِ لم یزلی - اے خواجہ معین الدین ولی

اے عارفِ حق وہ بات بتا ہُوں نُورِ خدا میں جس سے فنا

ہو ذکر خفی یا ذکرِ جلی اے خواجہ معین الدین ولی

جب روح مری تن سے نکلے یہ گلبنِ باغِ چشت بنے

کھل کھل کے کہے ہر ایک کلی اے خواجہ معین الدین ولی

اے بادِ نسیمِ فیض و عطا اس غنچۂ دل کو میرے کھلا

یہ شاخ کبھی پھُولی نہ پھَلی اے خواجہ معین الدین ولی

اے ابرِ کرم دریائے عطا صدقہ سے ترے ہو میری دُعا

مقبولِ جنابِ لم یزلی اے خواجہ معین الدین ولی

اک جلوہ دکھا دے بہرِ خدا دل سوزِ الم نے پھونک دیا

اب آتشِ غم میں جان جلی اے خواجہ معین الدین ولی

روشن ہے تمہیں سب حالِ دلی، اک عرضِ قائم سے ہے یہی

ہو دونوں جہاں میں بات بھلی اے خواجہ معین الدین ولی

سُلطانِ جہاں ولیوں کے ولی اے خواجہ معین الدین ولی

محبُوبِ خدائے لم یزلی اے خواجہ معین الدین ولی

رباعیات

شہسوارِ راہِ وحدت صدرِ بزمِ کُن فکاں
جھک رہا ہے تیری چوکھٹ پر یہ نیلی آسماں
شاہ معین الدین چشتی ولئے ہندوستاں
عاشقوں کے واسطے جنّت ہے تیرا آستاں

مظہرِ ذاتِ خدا و نُورِ حسنینؓ و علیؓ
فاطمہؓ کے لاڈلے نُورِ دو چشمانِ نبیؐ
حامیٔ دینِ حنیف و خواجۂ ہند الولی
میری مٹی کو بھی حضرت کردو کندن کی ڈلی

طالبِ دُعا حافظ محمد عبد الحی صاحب بہاولپوری

منقبت سیّدنا خواجہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ گولڑہ شریف

ہوں گرفتارِ بلا یا سیّدی مہر علی ؎ المدد بہر خدا یا سیّدی مہر علی
وادیٔ بطحا کی نکہت نگہتِ دُرِ نجف ؎ تیرے ہاں جلوہ نما یا سیّدی مہر علی

بادۂ گلفام بھی ہے ساغر و مینا بھی ہے ٭ گولڑہ ہے میکدہ یا سیّدی مہر علی
تجھ پہ قرباں دے چھلکتے جام پیار ساقیا ٭ تشنگی میری بجھا یا سیّدی مہر علی
مرمریں چوکھٹ میں پائی طورِ سیناکی جھلک ٭ جب سُوئے روضہ جھکا یا سیّدی مہر علی
اے پری پیکر! سراپا حُسن، سرِ جانفزا ٭ ماہ رُو! آ رُخ دکھا یا سیّدی مہر علی
تُو ہے گُل میں تیرا بلبل تُو ہے شمع دلربا ٭ میں ہوں پروانہ ترا یا سیّدی مہر علی
میں تو کہتا ہوں تمہارا ہو ں کبھی تم بھی کہو ٭ یہ حسن میرا ہوا، یا سیّدی مہر علی

از سگِ گولڑہ کا شریف حسن الدین ہاشمی

منقبت پیرانِ پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

از خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ

یا غوث معظّم نورِ ھُدیٰ ٭ مختارِ نبی مختارِ خدا
سلطانِ ولایت قطبِ علیٰ ٭ حیراں ز جلالت ارض و سما
سوز صدق ہماں صدّیق وشی ٭ در عدل و عدالت چوں عمریؓ
اے کانِ حیا عثمانؓ منشی ٭ مانند علیؓ با جود و سخا

در شرح بغایت پر کاری	چالاک چوں جعفرؓ طیاری
بر عرشِ معلیٰ سیّاری	اے واقفِ رازِ او ادنیٰ
گر داد مسیحا بمردہ رواں	وادی تو بدین محمدؐ جاں
ہمہ عالم محی الدین گویاں	بر حسن کمالِ تو گشتہ فدا
در بزمِ نبیؐ علی ثانی	ستّار عیوب مریدانی
در ملک ولایت سلطانی	اے منبعِ فضل وجود و سخا
از بسکہ قتیلِ نفس خودم	بیمار خجالت مند دِلم
شرمندہ سیاہ رُو منفعلم	از لطف تو دارم چشم دوا
معینؔ کہ فدائے نام تو شد	دریوزہ گری اکرام تو شد
شد خواجہ زآں کہ غلام تو شد	دارد طلبِ تسلیم و رضا

خواجۂ خواجگاں معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے

اس کتاب کی ابتداء ہوئی اور خواجہ غریب نوازؒ کی کلام پر اختتام کیا

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الکریم

وآلہ واصحابہ واولیاءُ امتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

ناشر:۔ سگِ گولڑہ شریف نور محمد ۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۶۲ء

محکم آرٹ پریس ملتان شہر

منقبت حضرت مخدوم صابر کلیریؒ

اے تاجدار چشتیاں مخدوم صابر کلیری ٭ اے پیشوائے عارفاں مخدوم صابر کلیری
اے چارۂ بیچارگاں مخدوم صابر کلیری ٭ اے رہنمائے گمرہاں مخدوم صابر کلیری
اے فخر جملہ خواجگاں مخدوم صابر کلیری ٭ مطلوب جان عاشقاں مخدوم صابر کلیری
آمد ہجوم عاشقاں بر درگہت گریہ کناں ٭ لطفے بہ ایں خستہ دلاں مخدوم صابر کلیری
اے تاج وحدت بر سرت اے بحر برج معرفت ٭ مسجود عالم بر درت مخدوم صابر کلیری
دست تو دست ایزدی فیض تو فیض سرمدی ٭ شان تو شان احمدی مخدوم صابر کلیری
عالم ہمہ عشاق تو آشفتہ و مشتاق تو ٭ لا تقنطوا مصداق تو مخدوم صابر کلیری
در عشق تو دیوانہ ام، از ماسوا بیگانہ ام ٭ تو شمع من پروانہ ام مخدوم صابر کلیری

ردیم ما سوئیم ببیں محبوب رب العالمیں
مخدوم جملہ کاملیں، مخدوم صابر کلیری

از سائیں توکل شاہ صاحبؒ

منقبت اعلیحضرت مجدد وقت شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ بریلوی

از حافظ پیر بخش صاحب تونسوی

امامِ اہلِ سنّت بے گماں احمد رضا خاں ہے
کتاب اللہ کا سچا پاسباں احمد رضا خاں ہے

حدیثِ مصطفےٰ کا ترجماں احمد رضا خاں ہے
چراغِ خطۂ ہندوستاں احمد رضا خاں ہے

جو سچ پوچھو تو نعمانِ زماں احمد رضا خاں ہے
نبی کے عشق میں رنگا ہوا احمد رضا خاں ہے

ہر اک بے دین کی جاں پر قضا احمد رضا خاں ہے
نہیں کچھ شک کہ مقبولِ خدا احمد رضا خاں ہے

وحیدِ عصر و قاضیِ جہاں احمد رضا خاں ہے
یقیناً بلبلِ باغِ جناں احمد رضا خاں ہے

وہ جس کا علم و عرفاں اہلِ دنیا پر درخشاں ہے
وہ جس پر اہلِ سُنّت کا ہر اک انسان نازاں ہے

جو حامیٔ شریعت، ماحیٔ ہر رسم شیطاں ہے

جو گستاخِ محمد مصطفےٰ پر تیغِ برّاں ہے

وہ ہر تیرِ شریعت کی کماں احمد رضا خاں ہے

گلستانِ ثناخوانیٔ آقا میں وہ بلبل ہے

کلامِ معرفت کے باغ میں وہ بڑھ کے خود گل ہے

نہیں سُنّی وہ جس کو ان کے مسلک میں تامّل ہے

یہ وہ مردِ خدا ہے جس سے ہر بے دین ہراساں ہے

ہر اک دارا پہ اسکندر بساں احمد رضا خاں ہے

الا اے معترض پیدا کنی گر نظرِ ایمانی

بزرگانِ جہاں پر مسلکش بینی بہ آسانی

ولیکن خاطرت خالیست از نورِ مسلمانی!

تو اہلِ دل کو کیا جانے کہ قائل کذبِ یزداں ہے

مجدّد وقت یکتائے زماں احمد رضا خاں ہے

کہا اِک نے نبی مر کر مٹی میں ملا آخر

کوئی بولا کہ قادر جھوٹ پر بھی ہے خدا آخر

نبی سے اِک نئے شیطاں بڑھ کے عالم لکھ دیا آخر
یہی تھا دین یاروں کا کہ جو کفرِ نمایاں ہے
اسی خروار پر آتش فشاں احمد رضا خاں ہے
جدھر کو رُخ کیا سکے بیٹھا کر ہی رہے آخر
وہ شیطاں کے مقاصد کو مٹا کر ہی رہے آخر
مسلمانوں کو راہِ حق دکھا کر ہی رہے آخر
فقط حافظ نہیں، عرب و عجم ان کا ثنا خواں ہے
غزالیِ زماں غوثِ جہاں احمد رضا خاں ہے

التجا دربارِ حضورِ پُر نور خواجہ سیّد پیر غلام محی الدین شاہ صاحب مدظلہٗ

سجادہ نشین گولڑہ شریف

دو جہاں کے بادشاہ اے مہرؒ کی آنکھوں کے نور
شاہِ جیلانی کی جاں، حسنین کے دل کے سرور
ہے تمہارے ہی جو در پہ شاہا دو عالم کو غرور

رنج و غم میں گھر گیا ہوں ہاتھ پکڑو اے حضور
اے غلام محی الدین مدظلہٗ صدقہ تو محی الدینؒ کا
بیکسی میں ساتھ دینا اس دلِ مسکین کا
غم نے گھیرا ہے پکڑ لو ہاتھ مجھ غمگین کا
اور کرو امداد آپ صدقہ معین الدین کا
تیرا خادم اے غلام محی الدین غمناک ہے
حسرتوں میں گھُس رہا ہے اور دل صد چاک ہے
گو بُرا ہے آپ ہی کے در کا پھر بھی خاک ہے
پہنچنا شاہا کہ تیری شان میں لولاک ہے

دُعا خواہ غلام آستانہ گولڑہ شریف حافظ محمد عبد الحی صاحب

منقبت استاذ العلماء حضرت مولانا سیّد احمد سعید کاظمی مدظلہ العالی

گلبنِ کاظم زبستانِ رسُول ❊ بضعۃ الحسنینؓ فرزندِ بتولؓ
سیّد السادات شاہ ذوفنون ❊ انما الاعد امنہ بھر بون

ہمچو مولانائے شاہ احمد سعید ⁂ ہیچ یکتائے جہاں چشم ندید

منبع علم و عمل فرخ نژاد ⁂ مادرِ عصر اینچنیں فاضل نزاد

چوں ثنائے یار آرد در بیاں ⁂ لرزہ افتد بر وجودِ گمرہاں

در فرح رقصند ہر دیوار، در ⁂ اہل سُنّت راست مانند سپر

سیّدی ملجائے من، ماوائے من ⁂ لطف و احساں کن طفیلِ پنجتن

یک نظر کن بر فقیرِ بے نوا ⁂ تا شوم منظور درگاہِ خدا

(منجانب حضرت مولانا سید منظور شاہ خطیب اعظم میاں چنوں)

ایک مکتوب

۲۸ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۶۱ء رمضان شریف حضرت خواجہ نظام الدین دامت برکاتہم العالیہ نے مدینہ منوّرہ میں گذارا۔ اسی دوران حافظ صاحب نے ان کی خدمت میں یہ خط لکھا۔

نزیلِ شہرِ حبیبِ ربِ غفور مجھ کو بھی یاد کرنا

ہیں دُور ہو کر نہیں ترے دل سے دُور مجھ کو بھی یاد کرنا

تمہیں تو مقصودِ دل چکا ہے فراق کا چاک سِل چکا ہے

مگر میں عاصی ہوں زخمِ دوری سے چُور مجھ کو بھی یاد کرنا

طوافِ روضہ میں جھوم لینا تو جالیوں کو بھی چُوم لینا

مواجہہ میں بوقتِ کیف و سُرور مجھ کو بھی یاد کرنا

تمہاری عادت نہیں بھُلانا، کمینہ بندے کی لاج رکھنا

میں ہوں سراپا خطا، مجسّم قصُور، مجھ کو بھی یاد کرنا

مری بھیانک گناہگاری، تمہاری مشہُور غم گساری

بروبروئے شفیعِ یومِ نشُور مجھ کو بھی یاد کرنا

ہمومِ دُنیا میں گھِر چکا ہوں عدو کے دل میں کھٹک رہا ہوں

رہے نہ قسمت میں میری کوئی فتُور مجھ کو بھی یاد کرنا

تمہی تو حافظؔ کے چارہ گر ہو سبھی کوائف سے باخبر ہو

حضور مجھ کو بھی یاد کرنا ضرور مجھ کو بھی یاد کرنا

حافظؔ چشتی تونسوی

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمّدٍ وّ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

واعظ بنانے والی کتابیں

بارہ وعظ اول ۔ــ۔ــ۵
ازمولانا محمد بشیر صاحب

بارہ وعظ دوم ۔ــ۔ــ۵

سچی حکایات اول ۔۔۱۔۳

ــ ــ دوم ۔۱۲۔۳

ــ ــ سوم ۔ــ۶ــ۳

حنفی نماز مدلل ۔ــ۔ــ۲

فضائل ذکر از مولانا ۔۔۱۰۔۲
محمد ذکریا صاحب

فضائل قرآن ۔ــ۲ــ۱

ــ رمضان

حکایات صحابہ ۔ــ۱۰ــ۲

سیرت امام اعظم ۔ــ۔

حیات خواجہ شاہ محمد سلیمـ
تونسوی شریف ۔ــ

امداد المشتاق ۔ــ۔

مصباح اللغات

مطبوعہ دھلی ۔ــ۔ــ۔

انوار ساطعہ مجتبائی ۔۔

نصرۃ الواعظین ۔ــ۸ــ

جاء الحق اول ۔ــ۔

ــ دوم ۔ــ۔

مقیاس خلافت ۔ــ۔ــ۔

ــ حنفیت ۔ــ۔